ناشر
بہارِ اسلام پبلیکیشنز لاہور
1910 ڈی ون بلاک گجر پورہ سکیم لاہور
0313-4642506

میلاد کی شرعی حیثیت اور منکرین میلاد

مولانا محمد شہزاد احمد مجددی چوراہی

اہلِ سنت و جماعت اور وہابیوں کے درمیان عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت ایک نزاعی مسئلہ کی صورت اختیار کر چکی ہے اور اس نزاع میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جب بھی ربیع الاوّل کا مہینہ آتا ہے اہلِ سنت اس ماہ کی مناسبت سے مختلف محافل کا اہتمام کر کے اس ماہ کی برکات حاصل کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف وہابی حضرات اپنی محرومیوں کا ڈھنڈورا میلاد النبی ﷺ کی مخالفت کی صورت میں پیٹتے ہیں اور اپنا سارا زور میلاد النبی ﷺ کو بدعت اور ناجائز ثابت کرنے میں صرف کر دیتے ہیں۔ لطف کی بات یہ کہ جس دلیل سے عید میلاد النبی ﷺ کو بدعت کہتے ہیں اسی دلیل سے خود بھی بدعتی بنتے ہیں کیونکہ دیوبندی ہر سال مختلف کانفرنسیں منعقد کرتے ہیں مثلاً عالمی سنی کانفرنس بھیں ضلع چکوال، سیرت النبی ﷺ کانفرنس اسی طرح غیر مقلدین بھی ہر سال اہلحدیث کانفرنس، ختم بخاری شریف منعقد کرتے ہیں۔ اگر میلاد النبی ﷺ ناجائز ہے تو عالمی سنی کانفرنس بھیں، سیرت النبی ﷺ کانفرنس، اہلحدیث کانفرنس اور ختم بخاری شریف کیسے جائز ہے؟ پھر دیوبندیوں کا مفتی محمود ہر سال میلاد النبی ﷺ کا جلوس نکالتا تھا اسے بدعتی کیوں نہیں کہا جاتا؟ صد سالہ جشن دیوبند اور بیس سال کے بعد پشاور میں ڈیڑھ سو سالہ جشن دیوبند منانے والے بدعتی کیوں نہیں ہیں؟ اسلام آباد اور لاہور میں شہدائے لال مسجد کانفرنس منانے والے اور اس میں شرکت کرنے والے بدعتی کیوں نہیں ہیں؟

منکرین میلاد سے جب کہا جاتا ہے کہ تم میلاد کو ناجائز کیوں کہتے ہو تو فوراً یہ حدیث نوکِ زبان پر آجاتی ہے:

من أحدث فی أمرنا ھذا ما لیس فیہ فھو رد۔

لیکن جب اپنی باری آتی ہے تو سب خاموش ہو جاتے ہیں گویا ان لوگوں کے ہاں فتوے کا معیار مختلف ہے۔ خود جو کچھ بھی کریں چاہے وہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہ ہو تو بھی جائز اور اگر اہلِ سنت میلاد کی محافل کریں تو پورا وہابی ٹولہ ایک ہی بولی بولتا نظر آتا ہے۔

منکرین میلاد کی اسی روش کے پیش نظر قرآن وحدیث اور منکرین میلاد کے گھر سے میلاد کے جواز میں ثبوت پیش کیے جارہے ہیں تاکہ عوام اہلِ سنت ایسے لوگوں کے گمراہ کن پروپیگنڈے کا شکار ہو کر اپنے ایمان سے ہاتھ نہ دھو بیٹھیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ (۱)

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن و دولت سے بہتر ہے۔

شاہ رفیع الدین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ" کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"وہ بہتر ہے اس چیز سے کہ اکٹھا کرتے ہیں۔"

اکٹھا کرنا خرچ کرنے کی ضد ہے۔ یعنی اللہ کے فضل اور اس کے رحمت کے

---

(۱)------[سورۂ یونس:۵۸]

حصول کی خوشی منانا اور خرچ کرنا اکٹھا کرنے سے بہتر ہے۔

اللہ کا فضل اور اللہ کی رحمت کیا ہے؟ اس کا جواب بھی قرآن ہی سے مانگتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❶ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ◆ وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا◆ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا◆ (۲)

ترجمہ کنزالایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمھیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اس کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی بعثت کو فَضْلًا كَبِیْرًا یعنی بڑا فضل فرمایا ہے۔

❷ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا ۔ (۳)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انھیں میں سے ایک رسول بھیجا۔

❸ وَّ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ مَاۤ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَ الْحِكْمَةِ یَعِظُكُمْ بِهٖؕ (۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے اور وہ جو تم پر کتاب اور حکمت اتاری نصیحت دینے کو۔

---

(۲)------[سورۂ احزاب: ۴۵۔۴۷]　　(۳)------[سورۂ آلِ عمران: ۱۶۴]

(۴)------[سورۃ البقرۃ: ۲۳۱]

﴿وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۔﴾ (۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر۔

عمادالدین ابن کثیر نے اس آیت کے تحت یوں لکھا ہے:

يقول تعالى مذكرا عباده المؤمنين نعمته عليهم في شرعه لهم هذا الدين العظيم وإرساله إليهم هذا الرسول الكريم ۔(۶)

مشہور غیر مقلد وہابی محمد میمن جونا گڑھی جس کا ترجمہ قرآن سعودی نجدی حکومت کنگ فہد پرنٹنگ کمپلیکس سے چھاپ کر ہر سال حاجیوں میں مفت تقسیم کرتی ہے، اس نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"اس دین عظیم اور اس رسول کریم (ﷺ) کو بھیج کر جو احسان اللہ تعالی نے اس امت پر کیا ہے اسے یاد دلا رہا ہے۔"

بیہقی زماں حضرت علامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی مجددی مظہری رحمۃ اللہ علیہ نے یوں لکھا ہے:

بارسال الرسول وانزل الكتاب والتوفيق الاسلام وسائر النعم ليذكركم المنعم ويرغبكم في شكره عزوجل ۔(۸)

ترجمہ: یہاں نعمت سے مراد رسول کو بھیجنا، کتاب نازل کرنا، اسلام اور دوسری

---

(۵)------[سورۂ مائدہ:۷]

(۶)------[تفسیر القرآن العظیم ۳۱/۲ دارالفکر بیروت]

(۷)------[تفسیر ابن کثیر ۶۹/۱ مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور۔ تفسیر ابن کثیر ۲/ ۴۰ مکتبہ قدوسیہ لاہور]

(۸)------[تفسیر مظہری ۲/ ۳۰۷ دارالکتب العلمیہ بیروت]

نعمتوں کی توفیق دیتا ہے تاکہ تم کو احسان کرنے والے کی یاد دلائے اور اس کا شکر بجا لانے کی ترغیب دے۔(۹)

رسول اللہ ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ (۱۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو رحمت فرمایا ہے۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ اللہ کا فضل اور رحمت ہیں تو پھر میلاد کا جواز بھی ثابت ہوتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ (۱۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

اس آیت کے تحت شبیر احمد عثمانی (دیوبندی) نے یوں لکھا ہے:

"محسن کے احسانات کا بہ نیت شکر گزاری (نہ بقصد فخر و مباہات) چرچا کرنا شرعاً محمود ہے۔ لہٰذا جو انعامات اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر فرمائے ان کو بیان کیجیے۔(۱۲)

اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر بجا نہ لانا اور ناشکری کرنا کافروں کا طریقہ ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا ۝ (۱۳)

---

(۹)------[تفسیر مظہری ۲/۱۶۲ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور]

(۱۰)------[سورۃ الانبیاء: ۱۰۷] (۱۱)------[سورۃ والضحیٰ: ۱۱]

(۱۲)------[تفسیر عثمانی جلد ۲ صفحہ ۹۰ مکتبہ رحمانیہ لاہور] (۱۳)------[سورۃ ابراہیم: ۲۸]

ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نے انھیں نہ دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی۔

نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے یوں لکھا ہے:

"اس میں کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع یا ہر ماہ میں التزام اس کا کرلیں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظ سیرت و سمت و دل وہدی و ولادت و وفات آنحضرت کا کریں پھر ایام ماہ ربیع الاوّل کو بھی خالی نہ چھوڑیں۔"(۱۴)

اور منکرین میلاد کے بارے میں یوں لکھا:

"جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔"(۱۵)

منکرین میلاد کے شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ میلاد کے نہ صرف قائل تھے بلکہ وہ میلاد کراتے بھی تھے۔ ملاحظہ کیجیے:

❶ "فرمایا کہ مولد شریف تمامی اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہو سکتا ہے البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں اور قیام کے بارے میں میں کچھ نہیں کہتا۔ ہاں مجھ کو ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے۔"(۱۶)

---

(۱۴)------[الشمامۃ العنبریۃ من مولد خیر البریۃ: صفحہ ۵ قاران اکیڈمی لاہور]

(۱۵)------[الشمامۃ العنبریۃ من مولد خیر البریۃ: صفحہ ۱۲ قاران اکیڈمی لاہور]

(۱۶)------[شمائم امدادیہ: صفحہ ۴۷ کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ

امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق: صفحہ ۵۲ اسلامی کتب خانہ لاہور]

❷ "اس میں تو کسی کو کلام ہی نہیں کہ نفس ذکرِ ولادت شریف حضرت فخرِ آدم سرورِ عالم ﷺ موجبِ خیرات و برکات دنیوی و اُخروی ہے۔" (۱۷)

❸ "مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفلِ مولود میں شریک ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں۔" (۱۸)

لطیفہ: رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں میلاد کو بدعت ضلالہ لکھا ہے اور حضرت قبلہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: "مجھ کو ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے۔" رشید احمد گنگوہی کے فتویٰ کے مطابق حضرت قبلہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بدعتی ٹھہرے اور ایسے بدعتی کہ جنھیں بدعت ضلالہ میں بھی لذت حاصل ہوتی ہے۔ فیصلہ منکرین میلاد کے ہاتھ میں ہے کہ وہ دونوں میں سے کس کو اپنی جماعت سے خارج کرتے ہیں، ہم کہیں گے تو شکایت ہوگی۔

جس دن رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی تو ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے ابولہب کو خوشخبری سنائی کہ اے ابولہب! تمہارے بھائی عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے۔ ابولہب نے جب یہ سنا تو اتنا خوش ہوا کہ اس نے اسی وقت ثویبہ کو آزاد کر دیا۔ جب ابولہب مر گیا تو کسی نے (حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے) اسے خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ تمہارے اوپر کیا بیت رہی ہے؟ تو ابولہب نے جواب دیا کہ مجھ پر سخت عذاب ہو رہا ہے لیکن جب وہ دن آتا ہے جس دن میں نے اپنے بھتیجے کی پیدائش کی خوشی میں لونڈی کو آزاد کیا تھا تو میرے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے اور جن انگلیوں کے

(۱۷)......[کلیاتِ امدادیہ: صفحہ ۸۷ دارالاشاعت کراچی]

(۱۸)......[کلیاتِ امدادیہ: صفحہ ۸۰ دارالاشاعت کراچی]

اشارے سے میں نے لونڈی کو آزاد کیا تھا ان سے پانی پلایا جاتا ہے۔

آج کل کے جدید نجدی اس حدیث کو سن کر مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ گویا تم میلاد منانے پر ابولہب جیسے کافر کی بات کو بطور دلیل پیش کرتے ہو۔ہم کہتے ہیں یہ ہماری دلیل نہیں اکابرین امت کی دلیل ہے جیسا کہ علامہ ابن حجر نے ذکر فرمایا ہے اور اگر تمہیں اکابرین امت کا قول بھی چبھتا ہے تو آؤ اپنے ہی گھر کی گواہی قبول کرلو۔

اس واقعہ کو عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی نے محدث ابن جوزی کے حوالے سے یوں نقل کیا ہے:

اذا كان هذا أبولهب الكافر الذى نزل القرآن بذمه جوزى بفرحه ليلة مولد النبي ﷺ به فما حال المسلم الموحد من أمته ﷺ يسر بمولده؟(۱۹)

نبی کریم ﷺ کے میلاد کی خوشی کی وجہ سے ابولہب کے عذاب میں تخفیف ہوئی حالانکہ وہ ایسا کافر تھا کہ جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا تو رسول اللہ ﷺ کی اُمت کے اس مسلمان موحد کا کیا حال ہوگا جو میلاد شریف کی خوشی کرتا ہے؟

غیر مقلد وہابیوں کے ترجمان ہفت روزہ ''اہلحدیث'' لاہور کی ۲۷/مارچ ۱۹۸۱ء کی اشاعت میں یوں لکھا ہے:

''رسول اللہ ﷺ نے یہ دن منایا پر اتنی ترمیم کے ساتھ کہ اسے تنہا عید میلاد نہیں رہنے دیا بلکہ عید میلاد اور عید بعث کہہ کر منایا اور منایا بھی روزہ رکھ کر اور سال بہ سال نہیں بلکہ ہر ہفتہ منایا۔''

---

(۱۹)-----[مختصر سیرت الرسول صفحہ ۱۳ جامعۃ العلوم الأثریۃ جہلم المملکت الاسلامیۃ الباکستان]

وہابیوں کے ڈیڈی ابن تیمیہ نے میلاد کی محافل منعقد کرنے والوں کے بارے میں یوں لکھا ہے:

واللہ قد یثیبھم علی ھذا المحبۃ والاجتھاد۔(۲۰)

یعنی اللہ تعالیٰ ان کی محبت اور اس کوشش پر ان کو ثواب دے گا۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو وہابی بھی اپنا پیشوا سمجھتے ہیں، آپ نے یوں لکھا ہے:

"میں میلاد النبی ﷺ کے روز کھانا پکوایا کرتا تھا میلاد پاک کی خوشی میں ایک سال میں اتنا تنگدست تھا کہ میرے پاس کچھ نہ تھا مگر چنے بھنے ہوئے وہ میں نے لوگوں میں تقسیم کردیے تو کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے روبرو وہ بھنے ہوئے چنے رکھے ہوئے ہیں۔ اور آپ شاد و بشاش ہیں۔"(۲۱)

محفل میلاد کے موقع پر انوار نازل ہوتے ہیں، حضرت شاہ ولی محدث دہلوی نے اپنا ذاتی مشاہدہ یوں بیان کیا:

"اس سے پہلے میں مکہ معظمہ میں نبی ﷺ کے مقامِ وِلادت پر حاضر ہوا تھا۔ یہ آپ کی وِلادت مبارک کا دِن تھا، اور لوگ وہاں جمع تھے اور آپ پر درود و سلام بھیج رہے تھے اور آپ کی وِلادت پر آپ کی بعثت سے پہلے جو معجزات اور خوارق ظاہر ہوئے تھے اُن کا ذکر کررہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ اس موقع پر یکبارگی انوار روشن ہوئے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان انوار کو میں نے جسم کی آنکھ سے دیکھا یا اُن کا رُوح کی آنکھ سے

(۲۰)......[اقتضاء الصراط: صفحہ ۲۹۴ مطبعۃ السنۃ المحمدیۃ القاھرۃ]

(۲۱)......[درثمین فی مبشرات النبی الامین: صفحہ ۴۰]

مشاہدہ کیا۔ بہر حال اس معاملہ کو صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ جسم کی آنکھ اور رُوح کی آنکھ کے بین بین کون سی حس تھی جس سے میں نے ان انوار کو دیکھا۔ پھر میں نے ان انوار پر مزید توجہ کی تو مجھے اُن فرشتوں کا فیض اثر نظر آیا، جو اس قسم کے مقامات اور اس نوع کی مجالس پر موکل ہوتے ہیں الغرض اس مقام پر میں نے دیکھا کہ فرشتوں کے انوار بھی انوارِ رحمت سے خلط ملط ہیں۔"(۲۲)

اعتراض :رسول اللہ ﷺ کی ولادت تو ۹ ربیع الاوّل کو ہوئی تھی اور تم ۱۲؍ ربیع الاوّل کو یومِ ولادت مناتے ہو۔ یہ غلط ہے۔

جواب : ہمارے نزدیک رسول اللہ ﷺ کا یومِ ولادت ۱۲؍ ربیع الاوّل کو ہے لہٰذا ہم ۱۲؍ ربیع الاوّل کو یومِ ولادت مناتے ہیں تمہارے نزدیک یومِ ولادت ۹ ربیع الاوّل کو ہے تم ۹؍ ربیع الاوّل کو منالیا کرو، جھگڑا ختم۔

اعتراض :رسول اللہ ﷺ کی وفات ۱۲؍ ربیع الاوّل کو ہوئی، اس دن تو غم منانا چاہیے تم اس دن خوشی کیوں مناتے ہو؟

جواب: ❶ ہم اس دن خوشی مناتے ہیں وہابی غم منالیا کریں، اپنے اپنے نصیب کی بات ہے۔ ہم خوشی اس لیے مناتے ہیں کہ اس دن رسول اللہ ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے اور وہابی اس لیے غم منائیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت پر وہابیوں کے پیشوا ابلیس لعین نے غم منایا تھا۔

❷ رسول اللہ ﷺ کی تاریخ وصال ۱۲؍ ربیع الاوّل نہیں ہے۔ اشرفعلی تھانوی نے یوں لکھا ہے:

---

(۲۲)......[فیوض الحرمین: صفحہ ۱۱۵ آٹھواں مشاہدہ، دارالاشاعت کراچی]

"اور تاریخ کی تحقیق نہیں ہوئی اور بارھویں جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہوتا کیونکہ اس سال ذی الحجہ کی نویں جمعہ کی تھی اور یومِ وفات دوشنبہ ثابت ہے پس جمعہ کو نویں ذی الحجہ ہو کر بارہ ربیع الاوّل دوشنبہ کو کسی طرح نہیں ہو سکتی۔" (۲۳)

اعتراض: اِسلام میں تیسری عید کہاں سے آئی؟ [امیر حمزہ نامی جاہل وہابی]

جواب: ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا یوں ہے:

صار يستعمل العيد في كل يوم فيه مسرة، وعلى ذلك قوله تعالىٰ[أنزل علينا مائدة من السماء تكون لنا عيدا] ۔(۲۴)

عید ہر ایسے دن کو کہا جاتا ہے جس میں خوشی اور سرور حاصل ہو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان دلیل ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یوں دعا مانگی۔

رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا ۔(۲۵)

ترجمہ کنزالایمان: اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اُتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور آسمان سے دستر خوان (یعنی نعمتیں) نازل فرمایا اور جس دن وہ دستر خوان نازل ہوا تھا وہ دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت کے

---

(۲۳)------[نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب: صفحہ ۲۴۲ مطبوعہ تاج کمپنی]

(۲۴)------[المفردات فی غریب القرآن: صفحہ ۳۵۲ دار المعرفۃ بیروت۔

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ۲/۲۱۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت]

(۲۵)------[سورۂ مائدہ: ۱۱۴]

لیے عید کا دِن قرار پایا۔پتا چلا کہ جس دن اللہ تعالیٰ نعمتیں عطا فرماتا ہے وہ دن عید کا دن قرار پاتا ہے اگر دسترخوان کے نازل ہونے کا دِن عید ہوسکتا ہے تو نعمت عظمیٰ یعنی رسول اللہ ﷺ کی اس دنیا میں تشریف آوری کا دِن عید کیوں نہیں ہوسکتا؟

عن عمر بن الخطاب أن رجلا من اليهود قال له يا أمير المؤمنين آية في كتابكم تقرؤونها لو علينا معشر اليهود نزلت لاتخذنا ذلك اليوم عيدا قال أي آية قال[اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا]قال عمر قد عرفنا ذلك اليوم والمكان الذي نزلت فيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وهو قائم بعرفة يوم جمعة ۔(۲۶)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ان سے کہا کہ اے امیر المؤمنین! تمہاری کتاب (قرآن) میں ایک آیت ہے جسے تم پڑھتے ہو۔اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس (کے نزول کے) دِن کو یوم عید بنا لیتے۔آپ نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے؟اس نے جواب دیا (سورہ مائدہ کی یہ آیت کہ) ’’آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کردیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کردی اور تمہارے لیے دین اِسلام پسند کیا۔‘‘حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم اس دِن اور اس مقام کو (خوب) جانتے ہیں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی (اس وقت) آپ عرفات میں جمعہ کے دِن کھڑے تھے۔

اس حدیث پر غیر مقلد وہابی داؤد راز گوڑ گانوی نے یوں حاشیہ لکھا ہے:

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب کا مطلب یہ تھا کہ جمعہ کا دِن اور عرفہ کا دِن

---

(۲۶)------[صحیح البخاری ۱/۲۵ باب زیادۃ الإیمان ونقصانہ رقم ٤٥ دار ابن کثیر بیروت]

ہمارے ہاں عید ہی مانا جاتا ہے اس لیے ہم بھی اس مبارک دِن میں اس آیت کے نزول پر اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہیں، پھر عرفہ کے بعد والا دِن عید الاضحیٰ ہے، اس لیے جس قدر خوشی اور مسرت ہم کو ان دِنوں میں ہوتی ہے اس کا تم لوگ اندازہ اس لیے نہیں کر سکتے کہ تمہارے ہاں عید کا دِن کھیل تماشے اور لہو ولعب کا دِن مانا گیا ہے، اِسلام میں ہر عید بہترین رُوحانی اور ایمانی پیغام لے کر آتی ہے۔" (۲۷)

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" لاہور نے ۱۷ ارمئی ۱۹۶۳ء کی اشاعت میں یوں لکھا ہے کہ:

"مومن کی پانچ عیدیں ہیں۔ جس دن گناہ سے محفوظ رہے۔ جس دن خاتمہ بالخیر ہو، جس دن پل (صراط) سے سلامتی کے ساتھ گزرے، جس دن جنت میں داخل ہو اور جب پروردگار کے دیدار سے بہرہ یاب ہو۔"

جب یہ پانچ دِن عید کے دن ہیں تو عید میلاد النبی کو عید کہنے سے وہابیوں کے پیٹ میں مروڑ کیوں اُٹھنا شروع ہو جاتے ہیں؟

اعتراض: بارہ ربیع الاوّل کو تو رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی تھی اب کوئی بار بار ولادت ہوتی ہے جو تم میلاد مناتے ہو؟

جواب: قرآن تو ایک ہی بار شب قدر کو نازل ہوا تھا پھر ہر سال شب قدر کیوں منائی جاتی ہے؟

اعتراض: میلاد کا ایجاد بعد چھ سو سال کے ایک بادشاہ (سلطان مظفر الدین شاہ اربل) نے کیا اُس کو اکثر اہل تاریخ فاسق لکھتے ہیں لہٰذا یہ مجلس بدعت ضلالہ ہے۔

(۲۷)------[بخاری شریف مترجم ۱/۲۴۳ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند]

[رشید احمد گنگوہی کی "کرامت"]

اچھا ہوتا کہ گنگوہی ان اہل تاریخ کے نام بھی لکھ دیتا کہ جنھوں نے سلطان مظفر الدین شاہ اربل کو فاسق لکھا ہے۔ تعصب، ضد، ہٹ دھرمی اور سینہ زوری کی بھی کوئی حد ہوتی ہے لیکن دیوبندی ان تمام حدود کو بھی عبور کر چکے ہیں شرم وحیاء دیوبندیوں سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو چکی ہے جس سلطان مظفر الدین شاہ اربل کو گنگوہی جیسے کذاب نے اور آج کے گنگوہی کے مقلدین نے فاسق کہا ہے اور کہتے رہتے ہیں وہ سلطان مظفر الدین شاہ اربل سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے بہنوئی تھے اور اہل تاریخ نے انھیں فاسق نہیں انتہائی نیک سیرت، رحمدل اور سخی لکھا ہے۔

نوٹ: اس موضوع پر مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ "تعارف شاہ اربل" کا مطالعہ انتہائی سودمند ہے۔

قرآن مجید پر اعراب حجاج بن یوسف نے لگوائے تھے جو انتہائی ظالم گورنر تھا جس کے حکم پر ایک لاکھ سے زائد مسلمانوں کو قتل کیا گیا جن میں حضرت عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جیسے صحابہ بھی شامل ہیں اسی کے حکم پر کعبہ شریف پر سنگ باری کی گئی تھی لیکن آج کسی دیوبندی وہابی میں جرأت نہیں کہ وہ قرآن مجید کے اعراب کو بھی بدعت ضلالہ کہیں۔

دیوبندی ملاں کا فتویٰ کہ سالگرہ منانا جائز ہے: یہی دیوبندی ملاں گنگوہی جس نے میلاد کو بدعت ضلالہ لکھا ہے، کے پاس کسی نے استفتاء بھیجا کہ:

"سالگرہ بچوں کی اور اس کی خوشی میں اطعام الطعام کرنا جائز ہے یا نہیں؟"

گنگوہی نے اس کا جواب یوں لکھا:

"سالگرہ یادداشت عمر اطفال کے واسطے کچھ حرج نہیں معلوم ہوتا اور بعد چند سال کے لوجہ اللہ تعالیٰ کھلانا بھی درست ہے۔"(۲۸)

"واہ دیوبندیوں کے مجدد" تیرے کیا کہنے! مجلس میلاد تو بدعت ضلالہ اور عیسائیوں کی رسم سالگرہ میں کچھ حرج نہیں۔ چلو میں پانی لو اور اس میں ڈوب کر مر جاؤ۔

اعتراض : کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہما نے میلاد منایا تھا، بریلویو! تم کیوں مناتے ہو؟

جواب : کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہما نے عالمی سنی کانفرنس (بھیں۔ ضلع چکوال) شہدائے لال مسجد کانفرنس (اسلام آباد اور لاہور) صد سالہ اور ڈیڑھ سو سالہ جشن دیوبند (دیوبند اور پشاور) اہلحدیث کانفرنس (مختلف مقامات پر) شافع محشر کانفرنس (چوک اہلحدیث جہلم) سیرت کانفرنس، جلسہ تقسیم اسناد و دستار بندی اور ختم بخاری شریف وغیرہ جیسے پروگرام منعقد کیے تھے، وہابڑیو! تم کیوں کرتے ہو؟

☆☆☆☆☆☆

(۲۸)------[تالیفات رشیدیہ: صفحہ ۲۶۵ ادارہ اسلامیات لاہور]

میلاد مصطفیٰ ﷺ پر ہونے والے اعتراضات کے مدلل جوابات

محمد عرفان قادری، بہار اسلام اسلامک ریسرچ سنٹر لاہور

اصول فقہ کا مشہور قاعدہ ہے "الاصل فی الاشیاء اباحة" اشیاء اصل چیز جائز ہوتا ہے۔ یعنی کوئی بھی چیز ہو یا عمل ہو اس کا کرنا جائز ہوتا ہے جب تک کہ شریعت کی طرف سے ممانعت ثابت نہ ہو جائے۔ اس حوالے چند باتیں حاضر خدمت ہیں۔

حضور سرور عالم ﷺ کا فرمان اقدس ہے:

حلال وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں حلال قرار دیا اور حرام وہ ہے جس کو مالک کائنات نے اپنی کتاب میں حرام فرما دیا "وماسکت عنه فهو مما عفی له" اور جس بات اس کو نے ذکر نہیں فرمایا وہ معاف ہے۔(۱)

ایک اور مقام پر ارشاد نبوی ہے:

دعونی ما ترکتکم ۔(۲)

اس حدیث کا ترجمہ نجدیوں کے شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ امرتسری نے یوں لکھا ہے۔

جب تک میں منع نہ کروں منع مت سمجھو۔(۳)

---

(۱)۔۔۔۔۔سنن ابن ماجہ، صفحہ:۲۴۹۔۔۔۔۔۔سنن ابی داؤد جلد:۲، صفحہ:۱۸۳۔۔۔۔۔۔سنن ترمذی جلد:۲، صفحہ:۲۰۶

(۲)۔۔۔۔۔صحیح بخاری، جلد:۲، صفحہ:۱۰۸۲۔۔۔۔۔۔صحیح مسلم، جلد:۱، صفحہ:۴۳۲۔۔۔۔۔۔سنن ترمذی، جلد:۲، صفحہ:۹۳۔۔۔۔۔مسند احمد جلد:۲، صفحہ:۲۴۷۔۔۔۔۔سنن نسائی، جلد:۱، صفحہ:۲

(۳)۔۔۔۔۔فتاویٰ ثنائیہ جلد:۱، صفحہ:۵۴۴

مشہور غیر مقلد نجدی محدث و مترجم مولوی وحید الزماں حیدر آبادی ایک حدیث اور اس کا ترجمہ یوں تحریر کرتے ہیں:

کل شیء لک مطلق حتی یرد فیہ نھی ۔(۴)

ہر چیز کا کرنا تجھ کو روا (یعنی جائز) ہے یہاں تک کہ اس کی ممانعت میں کچھ وارد نہ ہو جائے۔

ان تمام احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے ٹھنڈے دل و دماغ سے غور فرمائیں کہ جب تک شریعت منع نہ کرے تب تک ہر کام کرنا جائز ہوتا ہے تو کیا محفل میلاد سے شریعت نے منع فرمایا ہے؟ کیا نبی کریم ﷺ نے محفل سجانے سے روکا ہے؟ کیا خلفاء راشدین میں سے کسی نے اس کا انکار کیا ہے؟ جب اس پر نہی وارد نہیں ہوئی تو نجدی حضرات کیوں میلاد النبی ﷺ کی محفل سجانے پر آنکھیں نکالتے ہیں۔

ذیل میں ان اعتراضات و سوالات کے شافی جوابات پیش خدمت ہیں جن کے بل بوتے پر نجدی لوگ سنی مسلمانوں کو ورغلانے کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ اللہ کریم مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم فرمائے۔

اعتراض : صحابہ کرام علیہ الرضوان نے میلاد نہیں منایا، نہ انہوں نے جھنڈیاں لگائیں نہ بینر لگائے لہٰذا یہ سب بدعت ہیں۔

جواب: محفل میلاد کا مطلب ہے مسلمان ایک جگہ اکٹھے ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کریں نبی کریم ﷺ کی ولادت کا ذکر کریں اور اس وقت رونما ہونے والے معجزات و کرامات کا تذکرہ کریں، چنانچہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

---

(۴)......لغات الحدیث جلد:۳، صفحہ:۳۸

أن اصل عمل المولد الذي هو اجتماع الناس و قرأة ما تيسر من القرآن ورواية الاخبار الواردة في مبدأ امر النبي ﷺ وما وقع في مولده من الآيات ثم يمد لهم سماطا يأكلونه ۔(۵)

محفل میلاد کی اصل صرف اتنی ہے کہ لوگوں کا اجتماع ہو اور قرآن مجید میں سے جو میسر آئے اس کی تلاوت ہو آپ ﷺ کی ولادت کے بارے میں وارد ہونے والی روایات اور نشانیوں کو بیان کیا جائے پھر (حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں) دستر خوان بچھا کر کھانا کھلایا جائے۔

یعنی نبی کریم ﷺ کی آمد کا ذکر کرنے کو محفل میلاد کہتے ہیں۔آیئے دیکھتے ہیں کہ کیا صحابہ کرام اس طرح کی محافل کا انعقاد کرتے تھے یا نہیں؟

چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ مسجد میں لوگوں کے ایک حلقۂ ذکر کے پاس آئے اور پوچھا کہ آپ لوگوں کو کس چیز نے یہاں بٹھا رکھا ہے؟انہوں نے جواب دیا ہم لوگ اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں قسم دے کر پوچھا کیا واقعی آپ لوگوں کو اسی چیز نے یہاں بٹھا رکھا ہے؟انہوں نے قسم کھا کر جواب دیا کہ ہم صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہیں ۔اس پر حضرت معاویہ نے فرمایا میں نے آپ لوگوں قسم کھانے پر اسلئے مجبور نہیں کیا کہ میں تمہیں جھوٹا سمجھتا ہوں،مجھ سے زیادہ کم حدیثیں بیان کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔واقعہ اصل میں یہ ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ بھی اپنے صحابہ کے ایک حلقۂ ذکر میں تشریف لائے اور پوچھا:

ما اجلسكم قالوا نذكر الله عزوجل ونحمده على ما هدانا للاسلام

---

(۵)......حسن المقصد،صفحہ:ا

ومن علينا بك قال آلله ما أجلسكم الا ذالك قالوا آلله ما اجلسنا الا ذالك قال اما انى لم استحلفكم تهمة لكم وانه أتانى جبريل عليه السلام فاخبرنى ان الله عزوجل يباهى بكم الملائكة۔(۶)

تمہیں جس چیز نے یہاں بٹھا رکھا ہے؟ عرض کیا ہم اللہ کو یاد کر رہے ہیں اور اس بات پر اللہ کا شکر ادا کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کا راستہ دکھایا اور "آپ ﷺ کو بھیج کر ہم پر احسان فرمایا" اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم کھا کر بتاؤ کیا تم صرف اسی لئے یہاں بیٹھے ہو؟ عرض کیا اللہ کی قسم! ہمیں صرف اسی مقصد نے یہاں بٹھایا ہے۔ فرمایا: میں نے اس لئے قسم نہیں لی کہ تمہیں جھوٹا خیال کرتا ہوں بلکہ ابھی میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے ہیں اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کر رہا ہے۔

اللہ کو جان دینی ہے نجدیو! کیا یہ محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ نہیں جس کو صحابہ کرام نے سجا رکھا تھا؟ کیا اب بھی مزید کسی حوالے کی ضرورت ہے؟ صحابہ کرام کا عمل ثابت کر رہا ہے کہ نبی ﷺ کی آمد کا ذکر کرنا اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا اور محفل سجا کر اس کا تذکرہ کرنا نہ صرف صحابہ کرام کی سنت ہے بلکہ ایسی محفل ہے جس پر اللہ کریم کو بھی پیار آتا ہے اور وہ فرشتوں کے سامنے اس پر خوشی و فرحت کا اظہار فرماتا ہے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ نجدی حضرات صحابہ کرام سے محبت کے دعوے اس طرح کرتے ہیں اور ان کے اعمال سے دلیل یوں مانگتے ہیں جیسے ان سے بڑھ صحابہ کا محب کوئی پیدا نہیں ہوا لیکن بغض و عداوت کا کیا عالم ہے ملاحظہ کیجئے:

(۶)......(مسند احمد جلد: ۷، صفحہ: ۲۳ مترجم مکتبہ رحمانیہ لاہور)

مکتبہ رحمانیہ لاہور نے مولوی ظفر اقبال سے مسند احمد کا ترجمہ کرا کے شائع کیا ہے، بعض میلاد کا حال یہ ہے کہ مذکورہ بالا حدیث پاک میں خط کشیدہ عبارت کا ترجمہ ہضم فرما گئے کیوں یہ الفاظ محفل میلاد کا صحابہ کرام سے واضح ثبوت ہیں اور اگر موصوف اس کا ترجمہ کرتے تو یقیناً اس کے مسلک کا قتل عام ہو جاتا جو ان کو گوارہ نہ تھا اور اپنے جھوٹے مسلک کو بچاتے بچاتے منصبی خیانت کے مرتکب بھی ہوئے اور صحابہ کرام سے محبت کا دعویٰ بھی دھرے کا دھرا رہ گیا۔

جہاں تک یہ سوال ہے کہ صحابہ کرام نے جھنڈیاں یا بینر لگائے تھے یا نہیں تو اس پر عرض ہے کہ سوال ہمیشہ اس چیز کیا جاتا ہے جس کا وجود اس دور میں ممکن ہو؟ اس دور میں نہ تو کاغذ تھا کہ جس کی جھنڈیاں بنائی جاسکتیں اور نہ ہی کپڑے کی اتنی فراوانی تھی کہ بینر زبنائے اور لگائے جاتے لیکن ایمان والا دل اور محبت رسول ﷺ کا جذبہ صحابہ کرام کے پاس موجود تھا اسی لئے انہوں نے اپنے انداز میں سہی لیکن حضور ﷺ کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا۔ لہذا سوال یہ نہیں بنتا کہ انہوں نے جھنڈیاں یا بینرز لگائے تھے یا نہیں بلکہ سوال تو یہ ہے کہ صحابہ کرام "حضور انور ﷺ کی آمد پر خوش تھے یا نہیں تھے" اور اس بات سے کسی بھی باشعور آدمی کو انکار نہیں ہے کہ صحابہ کرام ؓ نبی کریم ﷺ کی آمد آمد پر بے حد خوش تھے اور ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت پر شکر ادا کرتے رہتے تھے۔

بعض اوقات نجدی حضرات بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے لمبی لمبی گردانیں بنا کر سوال اٹھاتے ہیں کہ بارہ ربیع الاول کا دن حضور سرور عالم ﷺ کی زندگی میں اتنی بار آیا......ابوبکر صدیق کی زندگی میں اتنی بار آیا......عثمان غنی کی زندگی میں اتنی بار

آیا.....الغرض اس طرح کی طویل گردان جوڑ کر کہتے ہیں کہ ان میں سے کسی نے بھی اس دن میلاد کی خوشی نہیں کی۔

دیکھا جائے تو یہ صرف الفاظ کا تغیر ہے ورنہ یہ سوال سرے سے قائم ہی نہیں ہوتا ورنہ بہت سے ایسے ایام ہیں جو ان شخصیات میں سے ہر ایک کے دور میں درجنوں بار آئے ہیں لیکن انہوں نے اس پر کوئی با قاعدہ اہتمام نہیں کیا۔ دور حاضر میں نجدی حضرات حضرت ابو بکر صدیق کا دن مناتے ہیں، یوم فاروق اعظم کے نام سے کانفرنسیں کرتے ہیں، عثمان غنی کے نام پر جلسے جلوسوں کا اہتمام کرتے ہیں اگر ان ایام کو اس گردان میں میلاد کی جگہ رکھ کر یہ سوال کیا جائے کہ شہادت فاروق اعظم کا دن عثمان غنی کے دور میں اتنی بار آیا حضرت علی کے دور حکومت میں اتنی مرتبہ آیا مگر ان میں سے کسی نے بھی اس کا اہتمام نہیں کیا تو منکرین میلاد کے پاس کیا جواب ہوگا؟

کسی کام کو عملاً کرنا اور چیز ہے اور کسی کام کا شرعاً جائز و روا ہونا اور چیز ہے۔ بے شمار ایسی چیزیں ہیں جس کا وجود ہی صحابہ کرام کے دور میں نہیں تھا مثلاً مساجد میں پتھر لگوانا، اعلیٰ قسم کے قالین بچھانا قرآن مجید کو الگ الگ دیدہ زیب رنگوں میں چھپوانا۔ لیکن منکرین میلاد میں سے کوئی بھی اس پر بدعت کا فتویٰ جاری نہیں کرتا بلکہ بذات خود ان معمولات کا حصہ بن کر لاکھوں اربوں روپے خرچ کرتا ہے۔ لیکن بدعت و ناجائز کا فتویٰ اگر ہے تو صرف محفل میلاد النبی ﷺ پر؟ کیا یہ کھلا تضاد نہیں؟ اس کو خدمت دین کا نام دیا جائے یا میلاد النبی ﷺ کی محافل سے بغض و عناد۔

اعتراض : نبی کریم ﷺ کی ولادت تو ۹ ربیع الاول کو ہوئی تھی اور تم بارہ ربیع

الاول کو میلاد مناتے ہو۔

جــواب : یہ نجدیوں کا کھلا فریب اور دھوکا ہے۔ بارہ ربیع الاول بروز پیر نبی کریم ﷺ کی ولادت ہوئی اور ہمیشہ سے مسلمانوں میں یہی معمول چلا آرہا ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نبی کریم ﷺ کے یوم ولادت میں کوئی اختلاف نہیں، آپ ﷺ کی ولادت پیر ہی کے دن ہوئی جبکہ تاریخ ولادت میں اختلاف ہے لیکن مشہور اور قول جس پر اکثر اہل علم اور تاریخ نگار متفق ہیں وہ ۱۲ ربیع الاول ہی ہے۔ چنانچہ علامہ قسطلانی رقمطراز ہیں:

والمشهور انه ولد یوم الاثنین ثانی عشر شهر ربیع الاول ۔(۷)

یہ بات مشہور و معروف ہے (اور کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا سوائے نجدیوں کے) کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت ۱۲ ربیع الاول پیر کے روز ہوئی۔

نجدیوں کے شیخ الکل نواب صدیق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے اسی پر علماء کا اتفاق ہے اور ابن جوزی نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔(۸)

غیر مقلد نجدیوں (نام نہاد اہلحدیثوں) کے دیگر اکابرین نے بھی ۱۲ ربیع الاول کو ہی حضور ﷺ کی ولادت لکھی ہے۔(۹)

معزز قارئین کرام! یہ مختصر رسالہ تفصیل کا متحمل نہیں ہے اختصار کے طور پر

---

(۷)......المواہب اللدنیۃ، جلد:۱، صفحہ:۱۴۲ (۸)......الشمامۃ العنبریۃ، صفحہ:۷

(۹)......سید الکونین حکیم صادق سیالکوٹی، صفحہ:۵۵......سیرت سرور عالم مودودی، صفحہ:۹۳۔۹۴

......تاریخ نبوی ابراہیم میر سیالکوٹی...... المحمد، مرزا حیرت دہلوی، صفحہ:۱۳۵

صرف کتابوں کے نام اور جلد وصفحات نمبر ملاحظہ فرمائیں جن میں حضور ﷺ کی تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول مذکور ہے۔(۱۰)

ارے نجدیو! مسلمانوں کے سلف صالحین کی بات نہیں مانتی تو کم از کم اپنے اسلاف ہی کی مان لو اور تاریخ ولادت مصطفیٰ ﷺ ۱۲ ربیع الاول تسلیم کرلو۔ اور اگر تم ۹ ربیع الاول پر ہی مصر ہو تو جھگڑا ختم کرو اور ۹ کو ہی حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی کرلیا کرو۔

اعتراض: پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے "غنیۃ الطالبین" میں تاریخ ولادت ۱۰ محرم الحرام لکھی ہے۔ تم لوگ ان کو اپنا پیر مانتے ہو تو ان کی بات کیوں نہیں مانتے۔

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ "غنیۃ الطالبین" کی نسبت شیخ عبدالقادر جیلانی کی طرف تحقیقاً ثابت نہیں ہے۔ اور اگر ثابت بھی ہے تو اس میں شبہ نہیں کہ یہ کتاب تحریف شدہ ہے جو یقیناً نجدیوں کی کارستانی لگتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کسی مؤرخ کا قول الگ بات ہے اور تحقیق الگ چیز ہوتی ہے۔ ۱۰ محرم کو ولادت ہونا محض ایک قول ہے جس کی تحقیقی میدان میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔

---

(۱۰)۔۔۔۔۔السیرۃ النبویہ لابن کثیر، جلد:۱، صفحہ:۱۹۹۔۔۔۔۔البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، جلد:۲، صفحہ: ۲۶۰۔۔۔۔۔السیرۃ الحلبیۃ، جلد:۱، صفحہ:۵۷۔۔۔۔۔المستدرک للحاکم، جلد:۲، صفحہ:۶۰۳۔۔۔۔۔نسیم الریاض شرح الشفاء، جلد:۳، صفحہ:۲۷۵۔۔۔۔۔شعب الایمان، جلد:۲، صفحہ:۴۵۸۔۔۔۔۔ابن خلدون، جلد: ۲، صفحہ:۷۱۰۔۔۔۔۔تاریخ الخمیس، جلد:۱، صفحہ:۱۹۶۔۔۔۔۔عیون الاثر، جلد:۱، صفحہ:۲۶۔۔۔۔۔مدارج النبوۃ، جلد:۲، صفحہ:۱۴۔۔۔۔۔السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، جلد:۱، صفحہ:۱۹۵۔۔۔۔۔دلائل النبوۃ، جلد:۱، صفحہ: ۷۴۔۔۔۔۔صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی، جلد:۱، صفحہ:۵۲ وغیرہم

طویل بحث کی بجائے علامہ قسطلانی کا تبصرہ ملاحظہ فرمایئے اور محبت رسول میں سر دھنیئے:

وانما کان فی شهر ربیع علی الصحیح ولم یکن فی المحرم، ولا فی رجب ولا فی رمضان ولا غیرها من الاشهر ذوات الشرف، لانه علیه السلام لا یتشرف بالزمان، وانما الزمان یتشرف به کالاماکن فلو ولد فی شهر من الشهور المذکورة، لتوهم انه تشرف بها، فجعل الله تعالیٰ مولده ﷺ فی غیرها لیظهر عنایته به و کرامته علیه ۔(۱۱)

صحیح تر قول کے مطابق آپ ﷺ کی ولادت ربیع الاول میں ہوئی ہے۔ محرم، رجب، رمضان اور ان کے علاوہ کسی بھی عزت و شرف والے مہینے میں نہیں ہوئی ۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کو زمانے کی وجہ سے شرف نہیں ملا بلکہ زمانوں کو آپ ﷺ کی نسبت سے شرف عطا کیا گیا ہے جس طرح جگہیں اور مقامات آپ ﷺ کی نسبت سے عزت پاتے ہیں۔ اور اگر آپ ﷺ ربیع الاول کے علاوہ کسی اور مہینے میں پیدا ہوتے تو یہ وہم پیدا ہو سکتا تھا کہ اس مہینے کی وجہ سے آپ ﷺ کو شرف مل گیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ان (شرف والے) مہینوں کے علاوہ دوسرے مہینے (یعنی ربیع الاول میں جس کو پہلے کوئی عزت حاصل نہیں تھی) میں پیدا فرمایا تا کہ آپ ﷺ کی عنایات و کرامات کا ظہور ہو سکے۔

سبحان اللہ! یہ سوچ اور فکر صرف محبت رسول ﷺ ہی کا ثمر ہے اور یہ لوگ اسلاف امت ہیں جنہوں میلاد النبی پر کس حسین پیرائے میں محبت نچھاور کی ہے۔ نجدی حضرات خود کو سلفی کہلاتے ہیں مگر اسلاف کی روش سے بہت دور بھٹک رہے ہیں۔

---

(۱۱)......المواہب اللدنیہ، جلد:۱، صفحہ:۱۴۲

نفرتوں کا نصاب پڑھ کر محبتوں کی کتاب لکھنا
بڑا کٹھن ہے خزاں کے چہرے پہ داستان گلاب لکھنا

اعتراض : نبی کریم ﷺ کی تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول ہے تو آپ ﷺ کا وصال بھی بارہ ربیع الاول کو ہوا ہے۔ اس دن صحابہ کرام پر غم کے پہاڑ ٹوٹے اور تم لوگ خوشیاں مناتے ہو۔

جواب : یہ بھی نجدیوں کا فریب اور بھولے بھالے مسلمانوں کو بھٹکانے کا قدیم وطیرہ ہے۔ تاریخ نگاروں نے نبی کریم ﷺ کی تاریخ وفات ۲ ربیع الاول ذکر فرمائی ہے اور نجدیوں کے معتمد شیخ شبلی نعمانی نے تاریخ وصال یکم ربیع الاول ذکر کی ہے (۱۲) جن محققین نے یہ ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ کی تاریخ وفات ۱۲ ربیع الاول ہرگز نہیں ہے ان میں سے بعض کی کتابوں کے نام مع جلد وصفحات نمبر ملاحظہ فرمائیں۔ (۱۳)

اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات بارہ ربیع الاول کو ہوئی تو کیا اس دن میلاد کی خوشی کرنا ممنوع ہے؟ کیا اس دن سوگ منایا جائے؟ جب محرم الحرام کا مہینہ آتا ہے تو نجدی حضرات کہتے ہیں سوگ صرف تین دن جائز ہے لہٰذا امام حسین کا ماتم کرنا درست نہیں، لیکن جیسے ہی ربیع الاول کا مہینہ شروع ہوتا ہے کہ یہی نجدی حضرات نبی کریم ﷺ کی وفات کا ڈھنڈورا پیٹتے ہوئے کہتے ہیں میلاد منانا

---

(۱۲)......(سیرت النبی ﷺ، جلد:۲، صفحہ:۷۱)

(۱۳)......مختصر سیرت الرسول، (نجدیوں کے پیشوا کی کتاب) صفحہ:۹......عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد:۱۸، صفحہ:۶۰......فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد:۸، صفحہ:۴۷۳......دلائل النبوۃ، جلد:۷، صفحہ:۲۳۵......الطبقات لابن سعد جلد:۲، صفحہ:۲۰۸......البدایہ والنہایہ جلد:۴، صفحہ:۲۲۸

جائز نہیں کیوں کہ اس دن تو حضور انور ﷺ کا وصال ہوا تھا......اب تین دن سوگ منانے والا فتویٰ کہاں گیا۔؟؟؟ معلوم ہوا کہ اصل مسئلہ وصال مصطفیٰ ﷺ کا نہیں بلکہ میلاد مصطفیٰ ﷺ سے بغض وعداوت کا ہے۔

کیا انبیاء کرام علیہم السلام کے وصال کے دن غم اور سوگ کے دن ہوتے ہیں اور اس دن خوشی منانا ناجائز وحرام ہوجاتا ہے؟ آیئے اس پر چند احادیث ملاحظہ فرمائیں:

ارشاد نبوی ہے: ''اذا اراد رحمة امة من عبادہ قبض نبیھا قبلھا فجعله لھا فرطا و سلفا۔(۱۴)

جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس امت کے نبی علیہ السلام کو امت سے پہلے وفات دے کر اس کیلئے بخشش ورحمت کا وسیلہ بنا دیتا ہے۔

اللہ اکبر! معلوم ہوا کہ انبیاء کا وصال کر جانا بھی امت کے رحمت و بخشش اور شفاعت کا ذریعہ ووسیلہ ہوتا ہے۔ مزید ارشاد نبوی ملاحظہ فرمایئے، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

حیاتی خیر لکم تحدثون و تحدث لکم ووفاتی خیر لکم تعرض علی اعمالکم فمارأیت من خیر حمدت اللہ علیه وما رأیت من شر استغفرت اللہ لکم ۔(۱۵)

---

(۱۴)......صحیح مسلم، جلد:۲، صفحہ:۲۴۹

(۱۵)......یہ حدیث صحیح ہے۔ مجمع الزوائد، جلد: ۹، صفحہ: ۲۴......کشف الاستار، جلد: ۱، صفحہ: ۳۹۷......خصائص الکبریٰ، جلد: ۲، صفحہ: ۲۸۱......طرح التثریب، جلد: ۳، صفحہ: ۲۹۷......طبقات ابن سعد، جلد: ۲، صفحہ: ۱۹۴......شرح الزرقانی علی المواہب، جلد: ۵، صفحہ: ۳۳۷

میری زندگی تمہارے لئے رحمت ہے کہ تم ہمارے ساتھ باہم گفتگو کرتے ہو اور میری وفات بھی تمہارے لئے رحمت ہے کہ تمہارے اعمال مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں تو جو اچھے اعمال ہوتے ہیں میں ان پر اللہ کی حمد و تعریف کرتا ہوں اور جو برے اعمال ہوتے ہیں تو میں تمہارے لئے مغفرت و بخشش کی دعا کرتا ہوں۔

اس حدیث کو بار بار پڑھیں اور توجہ فرمائیں کہ نبی کریم رؤوف رحیم ﷺ نے اپنی وفات کو بھی امت کے لئے رحمت قرار دیا ہے تو کیا ہم اللہ کی رحمت پر "سوگ" منائیں یا خوش ہو کر اس کا شکر ادا کریں؟؟؟

اعتراض: اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں۔ تیسری عید میلاد کہاں سے آ گئی۔ یہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

جواب: نجدی لوگ اسلام میں دو عیدوں کا حصر ثابت کردیں تو منہ مانگا انعام دیں گے۔ یہ صرف سنی مسلمانوں کو بھٹکانے کا ہتھکنڈا ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کو عید کا دن قرار دیا ہے اور عید بھی ایسی کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی افضل واعلیٰ عید قرار دیا ہے۔ آیئے اس کی مزید توضیح ملاحظہ فرمایئے:

جمعہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں سے افضل ہے:

جمعہ، عید ہی نہیں بلکہ دونوں عیدوں (عید الفطر، عید الاضحیٰ) سے افضل بھی ہے۔

حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ان یوم الجمعة سید الایام واعظمها عند الله وهو اعظم عند الله من یوم الاضحی ویوم الفطر (۱۶)

(۱۶)۔۔۔۔المشکوٰۃ والمصابیح، باب الجمعۃ، حدیث نمبر: ۱۳۶۳۔۔۔۔۔۔

ترجمہ: جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے ہاں تمام سے عظیم ہے اور یہ اللہ کے ہاں یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر دونوں سے افضل ہے۔

جمعہ کو یہ فضیلت کیوں ہے؟:

احادیث مبارکہ میں اس چیز کو بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ جمعہ کو یہ فضیلت اس لیے ہے کہ اس میں عبادت الٰہی کیلئے حضرت آدم کی تخلیق ہوئی۔ باقی دنوں میں دیگران اشیاء کو پیدا کیا گیا جن سے انسان استفادہ کرتا ہے اور اس روز خود انسان کو پیدا کیا گیا تو نعمت وجود (جو نعمتوں کی اصل ہے) پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا زیادہ اہم ہے لہذا زیادہ اہم روز کی عبادت بھی دوسرے ایام سے اعلیٰ ہوگی۔

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت جمعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ان من افضل ایامکم یوم الجمعة فیه خلق آدم وفیه قبض۔(۱۷)

ترجمہ: تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے اس میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی میں ان کا وصال ہوا۔

قارئین کرام: آپ نے ملاحظہ کیا جس دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، وہ دن تمام ایام حتی کہ دونوں عیدوں سے بھی افضل قرار پایا گیا۔ پھر اس میں ہمیشہ ایک گھڑی ایسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ مسلمان کی دعا قبول فرمالیتا ہے۔ ظاہر ہے وہ گھڑی

------ السنن لابن ماجہ، جلد:۱، صفحہ: ۳۴۴ ------ مسند احمد، جلد:۳، صفحہ: ۴۳۰

(۱۷) ------ سنن ابی داؤد، جلد:۱، صفحہ: ۶۳۵ ------ سنن نسائی، جلد:۳، صفحہ: ۹۱ ------ سنن الدارمی، جلد:۱، صفحہ: ۴۴۵ ------ مسند احمد، جلد:۴، صفحہ: ۸

وہی ہے جس میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی ۔تو آپ خود غور کریں اس دن اور ساعت کا کیا عالم ومرتبہ ہوگا جس میں تمام اولین وآخرین کے سردار کی تشریف آوری ہوئی ۔

یہاں پر علامہ قسطلانی کا تبصرہ فائدہ سے خالی نہیں ۔شارح بخاری امام قسطلانی کا تبصرہ پڑھ کر ایمان میں تازگی اور دل میں محبت رسول کی لذت وچاشنی گھلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے ۔ملاحظہ کیجئے:

واذا کان یوم الجمعة الذی خلق فیه آدم علیه السلام خص بساعة لا یصادفها عبد مسلم یسأل الله فیها خیرا الا اعطاه ایاه، فما بالك بالساعة التی ولد فیها سید المرسلین ﷺ ولم یجعل الله تعالیٰ فی یوم الاثنین یوم مولده ﷺ من التکلیف بالعبادات ما جعل الله تعالیٰ فی یوم الجمعة المخلوق فیه آدم من الجمعة والخطبة وغیر ذالك اکراما لنبیه ﷺ بالتخفیف عن امته بسبب غایة وجوده قال تعالیٰ "وما ارسلناك الا رحمة للعلمین " ۔(۱۸)

اور جب جمعہ کہ جس میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی ،کو یہ مقام حاصل ہے کہ اس میں ایک گھڑی اور ساعت ایسی ہے کہ کوئی مسلمان اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ خیر مانگے تو اللہ کریم ضرور اس کو عطا فرماتا ہے تو تمہارا کیا خیال ہے اس ساعت کے بارے میں جس میں سید المرسلین ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی ۔اور اللہ تعالیٰ نے پیر کے روز (جو کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت کا دن ہے) میں عبادات کا اس طرح لزوم نہیں فرمایا جس طرح جمعہ کے دن میں ہے (جو کہ آدم علیہ السلام کا یوم میلاد ہے) مثلاً جمعہ کے دن نماز جمعہ اور خطبہ وغیرہ ہوتا ہے ۔اور ایسا نبی کریم ﷺ کی عزت وشان کے اظہار کے لئے

---

(۱۸)......(المواہب اللدنیہ ،جلد:۱،صفحہ:۱۴۲)

ہے کیونکہ آپ ﷺ ''رحمۃ للعالمین'' بن کر تشریف لائے ہیں۔

اور اس حدیث مبارک سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ ہی کے روز حضرت آدم علیہ السلام کو وصال بھی ہوا تھا تو نجدیوں کے نزدیک تو جمعہ کی فضیلت ختم ہو جانی چاہئے تھی کیونکہ یہ وفات آدم کا دن ہے مگر محبوب کریم ﷺ اس دن کو تمام دنوں سے افضل حتی کہ عیدوں سے بھی اعلیٰ قرار دے رہے باوجود اس کے کہ اس دن حضرت آدم علیہ السلام کا وصال بھی ہے۔

اس کے بعد یوم میلاد اور یوم جمعہ کے درمیان ایک اور نمایاں فرق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس میں حضرت آدم کی تخلیق بھی ہے۔

ان یوم الجمعة فیه اهبط و فیه تقوم الساعة و یوم الاثنین خیر کله وامن کله (۱۹)

ترجمہ: اور اسی دن آپ کو زمین پر اتارا گیا اور اسی میں قیامت برپا ہو گی مگر سوموار کا دن تو سراپا اور تمام کا تمام خیر و امن کا پیغام ہی ہے۔

نمونے کے طور پر چند کتب کے حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

سیر اعلام النبلاء میں سید المورخین امام شمس الدین الذہبی فرماتے ہیں:

و کان متواضعا، خیرا، سنیا یحب الفقهاء والمحدثین......(۲۰)

یہ بادشاہ منکسر المزاج صاحب خیر و برکت سُنی مسلمان تھا اور فقہاء و محدثین سے پیار کرتا تھا۔

---

(۱۹)......المدخل، جلد:۲، صفحہ:۳۰

(۲۰)......سیر اعلام النبلاء، جلد:۲۲، صفحہ:۳۳۶

حافظ ابن کثیر البدایہ والنہایہ میں ذکر کرتے ہیں:

كان يعمل المولد الشريف في ربيع الاول ويحتفل به احتفالا هائلا وكان شهما شجاعا بطلا عاقلا عالما رحمه الله تعالىٰ و اكرم مثواه ۔(۲۱)

یہ بادشاہ ربیع الاول میں میلاد شریف کیا کرتا تھا اور بہت بڑی محفل کا اہتمام کرتا تھا اس کے ساتھ ساتھ بڑا بہادر دلیر عقلمند عالم اور انصاف پسند حکمران تھا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے اور عزت کا ٹھکانہ نصیب کرے۔

اس بادشاہ کی ثقاہت اور نیک نامی پر درج ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں ۔(۲۲)

☆☆☆☆☆☆

---

(۲۱)......البدایہ والنہایہ، جلد:۱۷، صفحہ:۲۰۵

(۲۲)......مرآۃ الزمان، جلد: ۸، صفحہ: ۶۸۰......وفیات الاعیان، جلد: ۴، صفحہ: ۱۱۳......تاریخ الاسلام للذہبی، صفحہ: ۹۷......العبر، جلد:۵، صفحہ:۱۲۱......دول الاسلام، جلد:۲، صفحہ:۱۰۲،......العقد الثمین للفاسی، جلد:۴، صفحہ: ۲۱......النجوم الزاہرة، جلد: ۶، صفحہ: ۲۸۲......شذرات الذہب، جلد:۵، صفحہ:۱۳۸